خطبہ جمعہ

قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے

وہ آنکھ جس نے قرآن سے نور اخذ نہیں کیا خدا کی قسم وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گا

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ راگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۳ رظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الحديد آيت ١٠)

وہی ہے جو اپنے بندے پر روشن آیات اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! علماء کی مجالس میں بیٹھا کرو اور ان کے قریب دوزانو ہو کر بیٹھا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نور اور حکمت کے ساتھ اس طرح دلوں کو زندہ کرتا ہے جس طرح وہ مُردہ زمین کو آسمانی بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔ (موطا امام مالکؒ۔ کتاب الجامع)

علامہ شہاب الدین آلوسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ...... الخ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں کفر کے اندھیروں سے نُورِ ایمان کی طرف لے جانا مراد ہے۔

(روح المعانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں مخلوقات کو سعادت اور شقاوت کے دو حصوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ مگر اُن کو حسن اور قبح کے دو حصوں پر تقسیم نہیں کیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے صادر ہوا اُس کو بُرا تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس نے جو کچھ بنایا، وہ سب اچھا ہے، ہاں اچھوں میں مراتب ہیں۔ پس جو شخص اچھا ہونے کے رنگ میں نہایت ہی کم حصہ رکھتا ہے، وہ حکمی طور پر بُرا ہے اور حقیقی طور پر کوئی بھی بُرا نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ میری مخلوق کو دیکھ، کیا تُو اس میں کوئی بدی پاتا ہے۔ سو کوئی تاریکی خدا تعالیٰ سے صادر نہیں ہوئی بلکہ جو نُور سے دُور جا پڑا وہ مجازاً تاریکی کے حکم میں ہو گیا۔ باوا صاحب کے گرنتھ میں اس کا بہت بیان ہے اور ہر یک بیان قرآن سے لیا گیا ہے۔ مگر اس طرح نہیں کہ خشک تقلید کے لوگ لیتے ہیں بلکہ سچی باتوں کو سُن کر باوا صاحب کی روح بول اُٹھی کہ یہ سچ ہے۔ پھر اس تحریک سے فطرت نے جوش مارا اور کسی پیرایہ میں بیان کر دیا۔ غرض باوا صاحب تناسخ کے ہرگز قائل نہ تھے اور اگر قائل ہوتے تو ہرگز نہ کہتے کہ ہر یک چیز خدا سے پیدا ہوئی اور کوئی بھی چیز نہیں جو اس کے نُور سے پیدا نہیں ہوئی۔ اور یاد رہے کہ باوا صاحب نے اپنے اس قول میں بھی قرآنی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ ہے: اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی خدا ہی کے نُور سے زمین و آسمان نکلے ہیں اور اسی کے نُور کے ساتھ قائم ہیں۔ یہی مذہب حق ہے جس سے توحید کامل ہوتی ہے اور خدا شناسی کے وسائل میں خلل نہیں ہوتا۔"

(ست بچن۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۰۔ صفحہ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اِس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے، قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سنی اور اُس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اِس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے در حقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔" (کتاب البریہ۔ صفحہ ۶۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

"قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے اور وہ حَکم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مُہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ کی خبریں موجود ہیں۔ اور باطل کو اس کی طرف رہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۱۶ ۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام کا ترجمہ:

مَیں نے نورِ (بصیرت) کے ذریعہ قرآن کا نُور دیکھا تو ظاہر ہو گئے مجھ پر اس کے حقائق اور انہی پر مَیں غور کرتا رہتا ہوں۔ وہ اپنی ہدایت میں ایک لطیف بھید اور ایک نکتہ ہے۔ دُور کے ستارے کی طرح جس کا نُور چھپا رہتا ہے۔ لوگوں کی عقل میں اس جیسا نُور کہاں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عقلیں تو اس کے بیان سے ہی سنورتی ہیں۔ (کرامات الصادقین)

مزید فارسی منظوم کلام کا ترجمہ:

وہ آنکھ جس نے قرآن سے نُور اخذ نہیں کیا، خدا کی قسم! وہ ساری عمر اندھے پن سے خلاصی نہ پائے گی۔ وہ دل جس نے اُسے چھوڑ کر گل گلزار خدا ڈھونڈا۔ خدا کی قسم کہ اس شخص نے اس کی خوشبو بھی نہیں سونگھی۔ مَیں سورج سے اس نُور کو تشبیہ نہیں دے سکتا کیونکہ دیکھتا ہوں کہ اس کے گرد سینکڑوں آفتاب حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔ وہ لوگ بدقسمت اور بدنصیب ہیں جنہوں نے اس نُور سے تکبر کی وجہ سے رُوگردانی کی اور تعلق توڑ لیا۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۲۸۹ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوارِ جمال سے رنگین تھا۔ تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معاوضہ میں فصاحت بلاغت سے دُور ہے اور لغو بک رہا ہے۔ تمام معارف کا چشمہ

خداتعالیٰ نے قرآن کو دیا۔ اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں۔ اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے۔ اور جو شخص اس کے نُور کا منکر ہے مَیں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں۔

(نورالحق۔ جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔" (ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۲۱۶۔ طبع جدید۔ ربوہ)